Regd. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم جمعہ * ۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۴ صلح ۱۳۳۴ ہش * ۱۴ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے ——— "شدید نزلہ ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ جنوری۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے آج تعلیم الاسلام کالج میں فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام ایک دلپذیر اور نہایت عالمانہ تقریر فرمائی جس میں آپ نے اپنے احمدیت قبول کرنے کے ایمان افروز حالات بیان کئے اور کمالات سے حاضرین بے حد متاثر ہوئے۔

ترکی اور عراق باہم ایک دفاعی معاہدے پر متفق ہو گئے

جس قدر جلد ممکن ہو سکا دونوں اس معاہدے پر دستخط کر دینگے۔ دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کا مشترکہ اعلان

بغداد ۱۳ جنوری۔ عراق اور ترکی کے وزرائے اعظم نے اعلان کیا ہے کہ دونوں ملک باہم ایک دفاعی معاہدے پر متفق ہو گئے ہیں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکا دونوں اس پر دستخط کر دیں گے۔ گزشتہ کئی روز سے ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز اور عراق کے وزیر اعظم مسٹر نوری السعید بغداد میں باہم گفت و شنید کر رہے تھے۔ دونوں کی باہمی بات چیت کے بعد ہی آج یہ مشترکہ اعلان جاری ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کو یقین ہے کہ باہم ایک دفاعی معاہدے سے مشرق وسطیٰ میں اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق قیام امن کے ذرائع اور امکانات کو تقویت پہنچانے میں بہت مدد ملے گی۔ اور اس علاقے میں جارحانہ کارروائی کی روک تھام ہو سکے گی۔ معاہدے میں اس بات کی ضمانت دی جائیگی کہ جارحانہ حملے کی روک تھام کے لئے باہمی تعاون سے کام لیا جائیگا۔ اس اعلان میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ دوسرے ممالک بھی اس سمجھوتے میں شامل ہو سکیں گے۔

آئندہ جنگ ہر قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگی

لندن ۱۳ جنوری۔ بائیں بازو کے سوشلسٹ لیڈر مسٹر بیوان نے ہیل پارلیسٹن کے مقام پر پرسوں رات تقریر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ نئی عالمی جنگ کی صورت میں انگلستان صرف ۲۴ گھنٹے تک اپنے مد مقابل کے سامنے ٹھہر سکے گا۔ انہوں نے کہا ایک ہفتہ کے اندر اندر شہری دفاع کے متعلق حکومت کی طرف سے "قرطاس ابیض" شائع ہونے پر آپ سب کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔ کہ مؤثر دفاع کا ہر امکان بیکار ہے۔ مسٹر بیوان نے اس امر پر زور دیا کہ لوگوں کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ قوموں کے درمیان جنگ کا معاملہ محض پالیسی وضع کرنے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ سراسر خودکشی پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ خیال ہی فضول ہے کہ آئندہ جنگ میں کوئی قوم جیت بھی سکتی ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل اسبارے میں روسی مدبرین سے ملنے کے خواہاں ہیں۔ نیز کہا میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اگر یہ معاملہ صرف ان کے اپنے بس میں ہوتا تو وہ اب تک مل بھی چکے ہوتے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ انہیں ہر بار روک لیا جاتا ہے۔ آپ پوچھیں گے کہ روکتا کون ہے؟ سو اس کا جواب ہے کہ امریکہ والے۔

فارموسا کو اقوام متحدہ کی تولیت میں دینے کی تجویز

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ سینیٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے آزاد رکن وینے مورس نے پچھلے دنوں یہاں اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ اس بات کے حق میں ہیں کہ فارموسا کو اقوام متحدہ کی تولیت میں دیدیا جائے۔ انہوں نے کہا ہم فارموسا کو کمیونسٹ چین کے حوالے نہیں کر سکتے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو جانوروں کی طرح ذبح کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی حفاظت کرنا امریکہ کی براہ راست ذمہ داری ہے۔ وہ اسی لئے اسے تولیت میں دینے کے حق میں ہیں۔

ایٹمی ہتھیاروں میں امریکہ باقی تمام ملکوں سے آگے ہے

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ ایٹمی طاقت کے امریکی کمیشن کے ڈائرکٹر ایڈمیرل لوئیس سٹراس نے کہا ہے کہ جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں کی ترقی کا تعلق ہے اس میں کوئی دوسرا ملک امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قومی پریس کلب میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہم یہ امر ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے۔ کہ سوویٹ روس نے ایٹمی طاقت کے تجربات کئے ہیں۔ اور وہ اس قابل ہو چکا ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم بھی بنا لے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ اس امر کا جائزہ لینے کے لئے کہ ایٹمی ہتھیاروں کو اور کس کس طریق پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فروری کے وسط سے ستمبر تک نیواڈا میں ایٹم بم وغیرہ کے مزید تجربات کئے جائینگے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید کہا۔ ایٹمی طاقت کے پر امن استعمال کے امکانات پر غور کرنے کے لئے اس سال موسم گرما میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں آئندہ ہفتہ ۱۲ قوموں کے نمائندے جمع ہو رہے ہیں۔ جو اس کانفرنس کے لئے ایجنڈا مرتب کریں گے۔

پاکستانی ماہر سعودی عرب کی حکومت کو قومی معیشت کے تمام پہلوؤں کے بارے میں مشورہ دیں گے

کراچی ۱۳ جنوری۔ فنی جائزہ لینے والے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر محسن علی سعودی عرب سے کراچی واپس آ گئے ہیں۔ یہ وفد حکومت سعودی عرب کی دعوت پر وہاں گیا تھا۔ کچھ پاکستانی ماہر جو وفد کے ہمراہ گئے تھے۔ ابھی وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ قومی معیشت کے تمام پہلوؤں کے بارے میں حکومت سعودی عرب کو مشورہ دیں گے۔ مسٹر محسن علی نے اپنے جائزے کی عبوری رپورٹ حکومت پاکستان کو پیش کر دی ہے۔ وہ مکمل رپورٹ مارچ کے آخر تک دیں گے۔ پاکستانی ماہروں نے گھریلو صنعتوں کی ترقی کا بھی جائزہ لیا ہے اور سلسلے میں تمام انڈسٹریل ریسرچ کراچی میں کی جائے گی

کوسٹوریکو پر حملہ کی تحقیقات

نیو یارک ۱۳ جنوری۔ امریکی ریاستوں کے ادارے نے کوسٹوریکو پر حملہ کی تحقیقات کے لئے پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیشن کوسٹوریکو کے دار الحکومت کو روانہ کر دیا ہے۔ اس سے پیشتر کوسٹوریکو نے نکاراگوا کی ہمسایہ مملکت پر الزام عائد کیا تھا۔ کہ اس کے فوجی دستوں نے کوسٹوریکو کے سرحدی قصبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کوسٹوریکو کی حکومت نے امریکہ سے فوجی امداد کی درخواست کی ہے کیونکہ اس ملک کی اپنی کوئی فوج نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے اس معاملہ میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اسے مغربی کرۂ ارض میں ان خلاف امن سرگرمیوں سے تشویش ضرور لاحق ہوئی ہے یا در ہے کل فرینا۔ ۶ حملہ آوروں نے کوسٹوریکو کے ایک قصبہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حملہ آور کوسٹوریکو کے وہ جلاوطن باشندے تھے جنہیں وقتاً فوقتاً ملک سے نکالا گیا تھا۔

ایرانی عوام کی امنگیں

تہران ۱۳ جنوری۔ ایران کے باشندے اب پھر حصول آسائش کے خواب دیکھ رہے ہیں اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ آئندہ تین سال میں تیل کی فروخت سے ۱۵ کروڑ ڈالر کی آمد یقینی ہے۔ اس آمد کو دور اندیشی سے خرچ کرنے پر ایران کے مستقبل کا دارومدار ہے پارلیمنٹ کے مخالف گروپ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آمد تمام تر قومی مفاد پر خرچ ہونی چاہیئے۔ لیکن ہر گروپ کے ذہن میں قومی مفاد کا جداگانہ تصور ہے۔ بہر حال لوگوں کو فوری امداد کی ضرورت ہے۔ اس فوری امداد کے علاوہ تعمیر و ترقی کے طویل المیعاد منصوبوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تاکہ عوام کو بعد میں مستقل طور پر فائدہ پہنچتا رہے

حیدر آباد ۱۳ جنوری۔ ہندوستان کی کرکٹ ٹیم آج سندھ کی ٹیم سے ایک اننگ اور ۱۰ رنز سے جیت گئی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

کیا؟

کیا آپ بلند پایہ لٹریچر پیدا کرنا چاہتے ہیں؟
کیا آپ اشاعت اسلام کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں؟
کیا آپ چاہتے ہیں کہ تثلیث کے مرکزوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مملکت کا علم بلند ہو؟
کیا آپ کی یہ خواہش ہے کہ قرآن مجید اور علوم قرآنیہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو؟

اگر ایسا ہے

تو آپ اورینٹل کارپوریشن لمیٹڈ کے زیادہ سے زیادہ حصص خریدئیے۔ تفصیلات ذیل کے پتہ سے دریافت کریں۔
(انچارج تالیف وتصنیف تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کی اہمیت

فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کی خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں"

"پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں؟"

یاد رکھو! چندہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے کام رُکے نہیں رہتے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہوگا۔

اپنے ایمان کی پختگی اور رضا الٰہی کے حصول کے واسطے آپ نے انیس سال تک حصہ لیا ہے۔ اگر آپ پورے ادا کر چکے ہیں تو آپ کو مبارک ہو۔ اور کیا دفتر سے فہرست میں نام لکھا جانے کی اطلاع مل گئی ہے؟ اگر آپ کا بقایا ہے تو اس ماہ میں ادا کر دیں تا نام فہرست میں لکھا جائے۔ آپ کو بقایا کی بھی اطلاع مل گئی ہوگی۔ ورنہ دفتر سے دریافت فرمائیں۔ کیونکہ دفتر جن احباب نے انیسویں سال میں حصہ لیا تھا ان سب کو ان کے گذشتہ سالوں کی اطلاع دے کر فارغ ہو چکا ہے۔ جنہوں نے دسویں سال کا [illegible] چندہ دیا تھا۔ اس کے بعد شامل نہ ہو سکے اور اب تک شامل نہیں ہوئے ان کو اجازت ہے کہ وہ انیسویں سال یعنی نو سال کا چندہ دے کر شامل ہو جائیں۔ لیکن انکو اپنا حساب معلوم کرنے کے لئے دفتر کو یہ اطلاع دینا ضروری ہے کہ انہوں نے دسویں سال کا چندہ کہاں سے دیا تھا تا اس کے مطابق حساب بنا کر بقایا بتایا جائے۔

بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے تیرھویں سال تک قادیان میں ادا کیا تھا۔ اس کے بعد چودھویں سال میں پاکستان آکر چھوڑ بیٹھے ہیں وہ بھی اگر یہ اطلاع دیں کہ تیرھویں سال کس جگہ سے وعدہ کیا تھا تو ان کا بھی چھ سال کا حساب بنا کر بقایا کی اطلاع دی جائے گی۔ مگر سخت ضرورت اس امر کی ہے کہ بقایا دار احباب فوری توجہ کر کے ادا کریں۔ کیونکہ فہرست اب خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے بہت بڑی حد تک تیار ہو چکی ہے اگر انہوں نے جلد سے جلد ادا نہ کیا۔ تو ان کے نام فہرست میں نہ آسکیں گے۔ فہرست کے شائع ہونے پر اپنا نام نہ پا کر افسوس وندامت محسوس ہوگی۔ لیکن اب یہ تھوڑا سا وقت اس ندامت اور افسوس کے ازالہ کرنے کا موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ (وکیل المال)

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بعض جماعتوں کے سیکرٹریان مال چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر اور اخراجات خط وکتابت رقم چندہ جات سے وضع کر لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اس سے چندہ جات کے حسابات میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جملہ سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر واخراجات خط وکتابت اس میں سے وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے وضع کریں۔
ناظر بیت المال ربوہ

ضروری اعلان

بعض دوست امانت تحریک جدید کی رقم دفتر محاسب صاحب میں جمع کراتے وقت یا باہر سے بھیجتے وقت امانت ذاتی لکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دوسری مد میں پڑ جاتی ہے اور بعد میں تکلیف ہوتی ہے لہٰذا دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امانت تحریک جدید کی رقم جمع کراتے وقت امانت ذاتی کا لفظ نہ استعمال کیا کریں۔ صرف امانت تحریک جدید لکھا کریں۔ اور جب باہر سے کوئی رقم بھیجیں تو اطلاعی کارڈ افسر امانت تحریک جدید کو بھی لکھ دیا کریں

(دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

نوماہی تدریجی بجٹ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرماویں!

مالی سال رواں کا نواں ماہ گذر رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقوم بقایا ہیں۔ اس لئے جملہ امراء وسیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ماہ کے اندر اندر پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کر دیں۔ تاکہ سال کے اختتام سے قبل ہر ایک جماعت کے دوستوں کا چندہ صد فیصدی مطابق بجٹ وصول ہو کر مرکز میں داخل خزانہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹریان صاحب مال سے بقایا داروں کی فہرست حاصل کر کے انفرادی طور پر ہر ایک بقایا دار سے اس کا واجب الادا بقایا وصول کرنے میں سیکرٹری صاحب مال کی امداد فرمائیں۔
ناظر بیت المال ربوہ

چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز جو حضور نے ۱۹۴۷ء میں فرمائی تھی کے وعدے پورے کر دیئے ہوئے ہیں یا اب کئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ جن دوستوں نے ابھی تک وعدے پورے نہیں کئے ان کو توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ بھی اپنے وعدے پورے کر کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔

نمبر شمار	نام وعدہ پورا کرنے والے احباب کا	رقم
۱۸۶۲	حافظ احمد دین صاحب ڈنگہ۔ ضلع گجرات	۱۰۰-۰-۰
۱۸۶۳	قاضی بشیر احمد صاحب۔ شیخوپورہ	۳۳-۰-۰
۱۸۶۴	محترمہ استانی رحمت الٰہی صاحبہ حویلی لکھا ضلع منٹگمری	۳۰-۰-۰
۱۸۶۵	سید ظہور شاہ صاحب جیکب آباد سندھ	۵-۰-۰
۱۸۶۶	اہلیہ صاحبہ حکیم ظہور الدین صاحب۔ شیخوپورہ	۲۵-۰-۰
۱۸۶۷	اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالرزاق صاحب۔ شیخوپورہ	۲۵-۰-۰
۱۸۶۸	مولوی چراغ دین صاحب مبلغ صوبہ سرحد مردان	۷۰-۰-۰
۱۸۶۹	مکرم غلام حسین خانصاحب نورنگر سندھ	۴۰-۰-۰
۱۸۷۰	محترمہ جنت بی بی صاحبہ چک ۱۶۶ ڈبلیو۔ بی۔ ملتان	۴-۰-۰
۱۸۷۱	مرزا عبدالرحیم صاحب کراچی	۹۸-۰-۰
۱۸۷۲	مولوی سید احمد علی صاحب کراچی	۵۰-۰-۰
۱۸۷۳	مرزا محمد صادق صاحب نسیم آباد سندھ	۶۱-۲-۰
۱۸۷۴	مرزا فتح محمد صاحب کراچی	۲۰۰-۰-۰
۱۸۷۵	چوہدری عبدالغفور صاحب کراچی	۶۵-۰-۰
۱۸۷۶	چوہدری غلام علی صاحب کراچی	۱۶۸-۰-۰
۱۸۷۷	عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۲۰-۰-۰
۱۸۷۸	مکرم صالح محمد صاحب ممباسہ	۳۳۰-۴-۰
۱۸۷۹	مکرم محمد افضل صاحب ممباسہ	۶۶۰-۸-۰
۱۸۸۰	مکرم مرزا عبدالغنی صاحب ممباسہ	۱۹۳-۱۰-۰
۱۸۸۱	مکرم اللہ دتہ صاحب کنانی۔ ممباسہ	۱۳۲-۸-۰
۱۸۸۲	مکرم لطف اللہ صاحب ممباسہ	۳۳-۲-۰
۱۸۸۳	مولوی نذیر احمد صاحب دارالسلام افریقہ	۱۱۷-۰-۰

اعلانات دارالقضاء

(۱) مسماۃ کلثوم صاحبہ اور ان کے خاوند مستری عبدالستار صاحب معرفت ہیڈ ماسٹر عزیز محمد جابہ بر براستہ حسن ابدال کے تنازعہ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ خلاصہ فیصلہ یہ ہے کہ کلثوم صاحبہ کا خلع منظور ہے (۲) لڑکی کلثوم صاحبہ کے پاس رہیگی اور مستری عبدالستار صاحب کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ چونکہ مستری عبدالستار صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کی اطلاع کیلئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ چونکہ مستری عبدالستار صاحب کی رضامندی سے یہ فیصلہ ہوا ہے اس لئے اپیل کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔

(۲) سارجنٹ عبدالمجید خانصاحب ایچ کیو ٹ گروپ آر پی سی۔ ایف پشاور نے مسٹر سلطان محمود صاحب (سابق) ایجنٹ اورینٹل بیکنگ کارپوریشن کے خلاف مبلغ ۵۰/- روپے کے متعلق قضاء ربوہ میں درخواست دی ہے جس کی سماعت ۲۲/۱/۵۵ کو وقت ۱۰ بجے صبح مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مسٹر سلطان محمود صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک جواب دعویٰ ارسال کریں اور تاریخ و وقت مقررہ پر دارالقضاء ربوہ میں پیروی کیلئے آئیں۔
قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۵ء

نوجوانوں کا ارادہ

احباب پر یہ امر اب اچھی طرح واضح ہو چکا ہے کہ "تحریک جدید" کتنی اہم تحریک ہے۔ تبلیغ اسلام جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس زمانہ میں کھڑا کیا ہے اس کا جہاں تک غیر اسلامی ممالک سے تعلق ہے تمام دارومدار "تحریک جدید" پر ہی ہے اس لئے اس تحریک کو مضبوط بنانا ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ یہ تحریک جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واضح فرما چکے ہیں کوئی وقتی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک دوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اس نے بڑھنا ہے گھٹنا نہیں۔ اس لئے لازمی ہے کہ ہر دوست اس میں بقدر ہمت حصہ لے۔ امیر غریب اور متوسط الحال سب اس میں حصہ لیں۔ اگر اکیلا اکیلا حصہ نہ لے سکیں تو کم سے کم رقم یعنے پانچ روپیہ تک دو تین یا اس سے بھی زیادہ احباب مل کر ادا کریں۔ تاکہ کوئی دوست باہر نہ رہے۔ یہ تحریک اتنی اہم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو دوست بالکل مالی حصہ نہ لے سکیں وہ صرف دعا سے ہی اس میں شامل ہوں۔ یہ انتہا ہے۔ ایسے دوست شاذ ہی ہوں گے جو صرف دعا تک اپنی قربانی محدود رکھیں۔ سال میں پانچ روپے کے حساب سے آٹھ آنے ماہوار سے بھی کم پڑتا ہے۔ اور اگر ۸ احباب ایک ایک آنہ ماہوار دیں۔ تو شاذ ہی کسی کے لئے مشکل ہو۔ یہ تو کم سے کم کا درجہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ کا درجہ مقرر نہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ ایسے احباب کے لئے جو صاحب استطاعت ہیں ایک بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے اخراجات میں سادگی اختیار کریں۔ اور ہر ایسا خرچ جس کے بغیر اپنی حیثیت کے مطابق گزارہ ہو سکتا ہو۔ اس کو کم کر دیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "تحریک جدید" کی کامیابی کا بار نوجوانوں پر ڈالا ہے اور الحمد للہ کہ نوجوانوں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ اور جیسا کہ خدام الاحمدیہ کے اعلانات سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے تہیہ کیا ہے کہ وہ امسال وعدوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچا دیں گے کام کی عظمت کے لحاظ سے تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو اپنے ارادوں میں کامیابی عطا کرے اور ہر شہر کی مجلس خدام الاحمدیہ کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ وہ اپنا ارادہ پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

بچوں کو بنیادی اسلامی تعلیم

ڈاکٹر میر ولی الدین نے آل انڈیا دینی تعلیم کنونشن کی جو حال ہی میں بمبئی میں منعقد ہوئی کی صدارت کرتے ہوئے اپنے صدارتی خطبہ میں اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ بھارت میں مسلمان بچوں کو بنیادی مذہبی تعلیم دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی جائے۔ یہ کنونشن جمعیۃ العلماء ہند کے زیر اہتمام منعقد ہوئی ہے۔ اور اس میں ملک کے دو سو سے زیادہ مندوبین نے حصہ لیا ہے۔

ڈاکٹر میر ولی الدین نے اپنے خطبہ میں اپیل کی ہے کہ کنونشن پانچ سے بارہ سال کے بچوں کے لئے ایک سکیم تیار کرے تاکہ کم سے کم عرصہ میں اپنے بچوں کو اسلام کے بنیادی اور دائمی اصولوں سے روشناس کر سکیں۔

یہ واضح ہے کہ جب تک مسلمان بچوں کو اسلام کے بنیادی اصول نہ سکھائے جائیں۔ وہ بڑے ہو کر مذہب سے شاذ و نادر ہی دلچسپی لیں گے یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے۔ کہ طفولیت میں جو نقوش ذہن پر جم جاتے ہیں۔ وہ دائمی اثر رکھتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو اگر بطور مسلمان زندہ رہنا ہے۔ تو ضروری ہے کہ ان کی آئندہ نسل دین سے واقف ہو۔

اس ضمن میں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جو سکیم تیار کی جائے۔ اس میں اختلافی مسائل کو خارج رکھا جائے۔ اور اسلام کے صرف ایسے بنیادی اصول بچوں کو سکھائے جائیں۔ جن سے اسلام کی حقیقت ان پر واضح ہو جائے۔ اور اسلامی مساوات اتحاد باہمی ہمدردی اور خدمت خلق کے جذبات ان کے دلوں میں ابھریں۔ وہ بڑے ہو کر دنیا میں اسلام کی حقیقی روح کا نمونہ پیش کریں۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس کنونشن کو بمبئی کے وزیر اعلےٰ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے جو پیغام بھیجا ہے وہ کنونشن کی تیار کردہ سکیم کو جامہ عمل پہنانے کے لئے حکومت کی طرف سے امداد کے لحاظ سے ایمان افزا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ ریاست کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو ان کے مذہب کی تعلیم دے۔ اگر اس پیغام کے مطابق حکومت نے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی۔ تو انشاء اللہ یہ سکیم کامیاب ہو گی۔

نیوز پرنٹ کا کارخانہ

ڈھاکہ مشرقی پاکستان کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے حکومت کے سامنے نیوز پرنٹ پلانٹ لگانے کی ایک سکیم پیش کی ہے۔ جو لوگ اس معاملہ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ مشرقی پاکستان میں نیوز پرنٹ کا قائم کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ سندربن اور کھلنا سے صرف مڈ جو نیوز پرنٹ بنانے کے کام آسکتی ہے بکثرت دستیاب ہو سکتی ہے۔ اگر حکومت نے یہ سکیم منظور کر لی۔ تو جو تخمینہ کارپوریشن نے اس کے لئے لگایا ہے۔ اس کے مطابق شروع میں پانچ کروڑ روپیہ کی لاگت آئے گی۔

مشرقی پاکستان میں پہلے کاغذ کا ایک بہت بڑا کارخانہ کرنافلی موجود ہے۔ جس میں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ آج کل کرنافلی کا بنا ہوا کاغذ پاکستان میں عام استعمال ہو رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ انشاء اللہ نیوز پرنٹ کا کارخانہ بھی کامیاب ہو گا۔ جس سے پاکستان کے اخباروں کو یقیناً فائدہ ہو گا۔ آجکل نیوز پرنٹ یورپ یا امریکہ سے منگوانا پڑتا ہے۔ جس پر خرچ بہت پڑ جاتا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہو گیا۔ تو ایسے اخراجات کم ہو جائیں گے۔ اور جوں جوں یہ صنعت ترقی کرے گی نیوز پرنٹ بھی سستا ملنے لگے گا۔ اور اخبارات بھی ترقی کریں گے۔

ہمارے ملک میں خام مال صنعتی ترقی نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ کارآمد چیزوں کی صورت میں ہمیں کئی گنا زیادہ قیمت پر منگوانا پڑتا ہے اگر ہم خود ایسے مال کو کارآمد اشیاء میں تبدیل کرنے کا کارخانہ قائم کر لیں۔ تو ایسی اشیاء پر جو کچھ ہم خرچ کرتے ہیں وہ کم ہو گا۔ اور ہمیں دوسرے ملکوں سے منگوانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ یہاں صنعت و حرفت کو ترقی دی جائے۔ حکومت اس میں بہت مدد کر سکتی ہے مگر وہ لوگ جن کے پاس دولت ہے مگر فضول پڑی ہے وہ بھی صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہو جائیں تو چند سالوں میں ملک کی حالت بدل سکتی ہے۔

احباب اس کار خیر میں اعانت فرمائیں

ربوہ کے ماحول کی جماعتوں کی تلقین و تربیت کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ کوئی پوزیشن علم اور تجربہ والا آدمی علاقہ کی جماعتوں کا باقاعدہ دورہ کرتا رہے۔ اور تعلقات اور واقفیت پیدا کر کے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو مقرر فرمایا ہے۔ اور چونکہ انہیں اس کام میں کار کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہیں چندہ جمع کر کے کار خریدنے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔ قادیان میں بھی چوہدری صاحب کے سپرد یہ کام تھا اور بفضل تعالیٰ مفید اور اچھے نتائج برآمد ہوتے تھے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ مخیر احباب حسب سابق اس کار خیر میں ان کی اعانت فرماویں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

اعلان سزا

تمام جماعت کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محمد فاضل صاحب کلرک ملوار نظام ضلع جھنگ کو اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے خلاف دیانت اور خلاف اصول سلسلہ علاقہ میں پھر کر جماعت کے لوگوں میں بغاوت کی روح پیدا کرنی چاہی۔ اور لوگوں سے ان کو دھوکا دے کر دستخط کروائے۔ اور انگوٹھے لگوائے۔ اور مرکز میں بھجوائے۔ کہ انہیں ضلعوار امیر کا انتخاب منظور نہیں۔ چونکہ یہ بات سلسلہ کی روایات اور اصول کے خلاف تھی۔ تحقیقات کروائی۔ چاہ لڈیانہ کے سکرٹری غلام محمد صاحب اور پریذیڈنٹ خان محمد صاحب بھروانہ نے ظاہر کیا۔ کہ ان کے دستخط جعلی ہیں۔ انہوں نے کوئی دستخط نہیں کئے تھے۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے جماعت میں بغاوت کی روح پیدا کرنی چاہی۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بولا۔ اس لئے ان کو سلسلہ کے کام سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور جماعت سے الگ کیا جاتا ہے۔ اور ایک سال کے لئے مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان دار القضاء

صوبیدار غلام رسول صاحب سی۔ اے۔ ڈی ہنجیال ضلع ہزارہ اپنی مرحومہ بیوی مسمات پارسا بیگم کی امانت عہ تابع مرحومی مبلغ دس روپے مد چندہ فنڈ تحریک میں منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ اگر کسی وارث کو کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر دفتر قضا ربوہ میں اطلاع دیں۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا خلاصہ

ایک غیر مسلم کی غیر مطبوعہ شہادت

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے آف قادیان حال مقیم ربوہ

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کے پرانے باشندہ تھے۔ ان کی وفات ۱۹۵۱ء میں بعمر تقریباً ایک سو نو سال قادیان میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب و تحریرات میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آپ نے ان کو اور لالہ شرمپت وغیرہ کو اپنی بعض پیشگوئیوں کی صداقت کے لئے بطور گواہ بھی پیش فرمایا ہے۔

لالہ صاحب اگرچہ مذہباً آریہ تھے۔ اور اپنی وفات تک ہندومت سے وابستہ رہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ لمبے عرصہ کی مجالست اور مصاحبت سے ان کے اخلاق میں ایک خاص قسم کا جلا اور شرافت نفس اور خلوص کا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ حضور اقدس کے ساتھ ان کے تعلقات کی قدامت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی دوسری شادی کے موقعہ پر جو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہوئی تھی۔ لالہ صاحب آپ کے ساتھ دہلی گئے۔

تقسیم ملک کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان کو الٰہی نوشتوں کے ماتحت قادیان سے ہجرت کرنا پڑی تو لالہ ملاوامل صاحب اور بعض دوسرے ہندو اور سکھ شرفا کو اس کا بہت ملال ہوا۔ اور انہوں نے اس نعمتِ عظمےٰ سے محرومی کے بعد اس کی قدر کو پہچانا۔ چنانچہ جب قادیان اور اس کے گرد و پیش کے علاقہ میں قتل و غارت لوٹ کھسوٹ اور فتنہ و فساد کی آگ مشتعل تھی۔ لالہ صاحب نے اپنے اہل و عیال کے سامنے نہایت مؤثر انداز میں ان خیالات کا اظہار کیا۔

"مرزا صاحب کا خاندان بزرگوں کی اولاد ہے۔ پرماتما ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ وہ یقیناً قادیان میں واپس آئیں گے۔ اس سے پہلے بھی مغلوں کا یہ خاندان ایک دفعہ قادیان سے نکالا گیا تھا۔ (مرزا عطا محمد صاحب مرحوم کے زمانہ میں) اس وقت ان کی واپسی کے متعلق کوئی پیشگوئی نہ تھی لیکن وہ واپس قادیان میں آ گئے۔ اب تو ان کی واپسی کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔ اس لئے وہ ضرور اپنی پوری شان اور عزت کے ساتھ قادیان واپس آئیں گے۔

لہٰذا اپنی اولاد کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کے خاندان اور ان کی جماعت کے خلاف کسی ظلم و تشدد اور لوٹ کھسوٹ میں حصہ نہ لیں۔"

جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے ان کی اولاد نے ۱۹۴۷ء کا پُر آشوب زمانہ فتنہ و فساد سے بچتے ہوئے پُر امن طور سے گزارا۔ اور لالہ صاحب کی نصیحت اور نمونہ پر عمل کرنے کی مقدور بھر کوشش کی۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے لالہ ملاوامل صاحب کی وفات ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔ ان کی وفات سے کچھ عرصہ پیشتر خاکسار، مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور بعض دیگر احباب ان کی ملاقات اور بیمار پرسی کے لئے ان کے گھر گئے۔ وہ اس وقت نہایت نحیف و ضعیف اور بیمار تھے۔ ہماری ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ اور آب دیدہ ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس خاندان کے اخلاق کریمانہ اور عمدہ سلوک کا ذکر کرتے رہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے بہت لمبا عرصہ تک سیدنا حضرت مرزا صاحب کو قریب سے دیکھا ہے۔ اور حضور کے اخلاق و عادات کو مشاہدہ کیا ہے۔ آپ کی حضور کے متعلق کیا رائے ہے؟ وہ آب دیدہ ہو کر کہنے لگے کہ:۔

"مرزا صاحب کی زندگی میں ہمارے لئے بہت سے سبق تھے۔ جوں جوں ان کی وفات پر زیادہ وقت گزرتا جاتا ہے ان کی خوبیاں اور اعلےٰ اخلاق زیادہ یاد آتے ہیں۔ میں بوجہ بیماری اور کمزوری کے اس وقت آپ کی سیرت اور اخلاق کے متعلق تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا ہاں خلاصہ کے طور پر مرزا صاحب کی زندگی ان الفاظ میں بتائی جا سکتی ہے۔ کہ مرزا صاحب خدا کو خدا سمجھ کر اس سے سلوک کرتے تھے۔"

جب ان الفاظ کی تشریح کے لئے کہا گیا۔ تو لالہ صاحب فرمانے لگے کہ:۔

"میں بوجہ معذوری اس وقت زیادہ وضاحت نہیں کر سکتا۔ صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب کو کوئی ضرورت یا مشکل پیش آتی۔ تو وہ بجائے کسی اور کی طرف نگاہ اٹھانے یا اس سے مدد مانگنے کے خدا کے آستانہ پر ہی گرتے۔ اور صرف اسی سے اپنی مشکلات کا ازالہ چاہتے۔ اسی طرح سوائے خدا کے کسی اور ہستی کو قادرِ مطلق یا غیب کا جاننے والا یقین نہ کرتے۔ غرضیکہ آپ خدا کو تمام اعلےٰ صفات سے متصف سمجھ کر اس سے سلوک کرتے۔ یہی آپ کی زندگی کا خلاصہ ہے۔"

لالہ ملاوامل صاحب نے یہ سب باتیں پُر جوش لہجہ میں آب دیدہ ہو کر بیان کیں۔ اگرچہ ان کو دینِ حق کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ لیکن لمبے عرصہ تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھنے اور آپ کے ہاتھ پر نشانات ظاہر ہوتے دیکھ کر ان پر حضور اقدس کی شخصیت اور اخلاق کا خاص اثر تھا۔ اور تقسیم ملک کے بعد حضور کے خاندان کی ہجرت کی وجہ سے ان کی طبیعت میں ایک سوز اور خلوص کا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و احسان سے ہم تمام احباب جماعت کو اپنی صحیح معرفت اور شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے متبوع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی ہستی کو سمجھا۔ اور شناخت کیا۔ اسی طرح ہمیں بھی اللہ تعالےٰ کو پہچاننے اور اس کے مطابق اپنے اعمال اور زندگیوں کو بنانے اور ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

ما نیز جام لذت صہبا چشیدہ ایم

— از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی —

چوں کارواں بمنزلِ ہستی رسیدہ ایم
از عالمے بعالمِ دیگر دویدہ ایم

ہر سیر گاہِ دشت و جبل را گزاشتہ
ما آہوانِ صحرا ز صحرا رمیدہ ایم

ہر حرکت و سکون بجنبش برائے ماست
از پستی عدم سوئے ہستی پریدہ ایم

قید است ہر مکان و زماں بہرِ ممکنات
با واجب الوجود ز قیدش رہیدہ ایم

نورِ قدم چو کاشفِ سرِّ وجود گشت
از ممکنات بر درِ واجب رسیدہ ایم

از فلسفی مپرس ز اسرارِ کائنات
آں بے خبر ندید رُخے را کہ دیدہ ایم

آمد بسیرِ گلشنے در خارہا فتاد
شکوہ ازاں نمود گلے را نچیدہ ایم

آں شمسِ حق چو جلوہ بانوارِ خود نمود
از ظلمت و ضلالتِ باطل رہیدہ ایم

آں بوئے معرفت کہ رسیدہ بعارفاں
از نکہتِ لطیف ازاں خود شمیدہ ایم

فیضِ کلامِ قدس کہ صدہا کلیم ساخت
ما نیز زاں بگوشِ ندائے شنیدہ ایم

ساقی بدورِ ساغرے چوں بزم را نواخت
ما نیز جامِ لذتِ صہبا چشیدہ ایم

آں مژدۂ جمالِ ازل چوں بما رسید
ما با نوید عام بہر سو رسیدہ ایم

قدسی بہ بزمِ دوستاں وقفِ دعا شدہ
از بہرِ خلق خوانِ ہدیٰ گستریدہ ایم

از جذبۂ دعا و جہادِ بلاغِ حق
ما بارہا ز خلق ہزاراں کشیدہ ایم

دنیا بہ ترکِ دیں ہمیشہ خسارہ یافت
مائیم دینِ پاک بدنیا خریدہ ایم

ما کافریم نزدِ فقیہانِ کور چشم
جوشِ کرم بہ بیں کہ بجنت خریدہ ایم

آں شپرانِ چشم کہ بغضے بمہر داشت
زاں بغض ما از ایشاں تعلق بریدہ ایم

دنیا بدامِ صید چو قیدِ قفس نمود
زاں دام ما بیالا چو شاہیں پریدہ ایم

جلسہ سالانہ قادیان کے مختصر کوائف

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲)

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد اڑھائی بجے مکرم جناب الحاج مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم جناب مولانا بشیر احمد صاحب شاہد مبلغ دہلی نے اسلامی تمدن پر تقریر کرتے ہوئے ابتداء میں عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک وحشی قوم کو انسان بنایا۔ اور انسان سے مہذب متمدن اور با اخلاق اور مہذب اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنایا۔ جو تمدن مسلمانوں نے دنیا میں پھیلایا۔ وہ آج بھی دنیا کے بہت سے حصوں میں پایا جاتا ہے۔ اور باوجود مسلمانوں کی حکومت ختم ہو چکی۔ لیکن ان کا تمدن زندہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تمدن دراصل مذہب اسلام کا ایک جزو ہے۔ چونکہ مذہب اسلام ایک زندہ اور دائمی مذہب ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا تمدن بھی زندہ ہے۔ ارکانِ تمدن میں سے آپ نے ان قوانین پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ جو کہ قرآن کریم نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ صرف عداوت یا حرص اور لالچ کی بناء پر کسی قوم پر حملہ نہ کیا جائے۔ اور اگر مجبوراً مدافعانہ جنگ کرنی پڑے۔ تو کسی عورت۔ بچے۔ بوڑھا راہب پر حملہ نہ کیا جائے۔ جنگ میں فاتح ہونے کی صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت عمر۔ حضرت عمرو بن عاص کا نمونہ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ فاتح ہونے کی صورت میں مفتوح قوم کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہیئے۔

فاضل مقرر نے مساوات انسانی اور رواداری پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ جس نے مساوات انسانی کا صحیح تصوّر اور نمونہ پیش کیا۔ اسلام کے اندر کالے گورے امیر اور غریب کا کوئی فرق نہیں۔ اسلام نے تمام اختلافات کو دور کر کے نہایت زور کے ساتھ مساوات کو قائم کیا۔

رواداری پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ مسلمانوں نے اپنے حکومت کے زمانہ میں غیر مسلم قوموں کی عبادت گاہوں کا خاص طور پر خیال رکھا۔ اور بادشاہوں نے کبھی بھی رواداری کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے بابر ہمایوں اکبر اور اورنگ زیب عالمگیر کے واقعات کا تذکرہ کر کے ان کی رواداری پر روشنی ڈالی۔ آخر میں بتایا۔ کہ مسلمانوں نے علمی اعتبار سے دنیا میں کس قدر ترقی کی۔ اور علم ہیئت۔ علم ہندسہ۔ علم جغرافیہ اور علم تاریخ میں کس قدر کتب انہوں نے تحریر کیں۔

بعد ازاں مکرم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی نے "جماعت اسلامی کے غیر اسلامی مسلک" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مولوی مودودی صاحب کے مختلف مقامی کو پیش کر کے ان کے مسلک کی وضاحت کی۔ اس کے مقابل پر آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری جماعت کی غرض و غائت دنیا میں قرآن کریم کی تعلیمات کو قائم کرنا ہے۔ لیکن جبر و تشدد سے نہیں بلکہ نرمی اور اخلاق سے اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد لوگوں کے دلوں پر قبضہ کرنا ہے۔ نہ کہ ملکوں اور حکومتوں پر۔

۲۸ر دسمبر پہلا اجلاس

۲۸ر دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم جناب سید اختر احمد ایم۔اے پروفیسر پٹنہ کالج نے "دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے انسانوں کی اخلاقی حالت کو بدلنا چاہیئے۔ اس کے بعد اقتصادیات کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ صرف اقتصادی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرنا اور انسانوں کی زندگی کو ہر پہلو سے بدلنے کی کوشش نہ کرنا ایک نہایت ہی ناقص کوشش ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی تبدیلی ہوگی۔ تو وہ نہایت ہی ناقص ہوگی۔ پس اس وقت دنیا کے تمام موجودہ نظام صرف مادی پہلوؤں پر زور دیتے ہیں۔ اور انسانوں کے جذبات و احساسات کی درستی سے غافل ہیں۔ حالانکہ اقتصادی مسئلہ کو حل کرنے سے قبل انسانی جذبات و جبلت کو درست کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ہر نبی سب سے اول انسانی جذبات کو درست کرتا ہے اور یہی اصل جڑ اور بنیاد ہے۔ اگر موجودہ نظاموں نے اس جڑ اور بنیاد کو درست نہ کیا اور انسانی جذبات کو فراموش کر دیا۔ تو بالآخر آپس میں ٹکرا ٹکرا کر لڑ مریں گے۔ اور پھر وہی جنگل لاء (جنگل کا قانون) شروع ہو جائے گا۔

اسلام نے اسی جڑ اور بنیاد کو درست کیا ہے یعنی انسانی جذبات کو نہایت وسیع اور گہرے طور پر پیش کیا کہ جس پر صحیح اقتصادی نظام قائم ہوتا ہے۔ امن وہ بنیادی مطالبہ ہے۔ کہ جس کے بغیر دنیا میں کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ احمدیت دنیا کے سامنے یہی چیز پیش کرتی ہے کہ اپنے نظام کو امن کے ساتھ پھیلانا چاہیئے۔ کیونکہ تشدد کے فلسفے کی وجہ سے ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔ احمدیت نے اقتصادی مسئلہ کا جو حل پیش کیا ہے۔ اس میں روحانی اور اخلاقی پہلو غالب رہتا ہے۔ لیکن دنیا کے باقی نظام انسان کے حیوانی جذبات اور بہیمیت کو ابھارتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں فتنہ و فساد اور شورش کی روح پیدا ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے بیان کیا۔ کہ اسلام صحیح انقلاب پیدا کرنے کے لئے ایسے لوگ پیدا کرتا ہے۔ جو کہ نیک اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں۔ اور جن کے دل میں انسانی ہمدردی کا جذبہ موجزن ہو۔ اسلام عیش و عشرت کو مٹاتا اور کام کرنے کی ہدایت اور دوسروں سے مل جل کر کام کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

اس کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے "دہی ہمارا نانک" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت بابا نانک جی کی زندگی کے حالات بیان کرنے میں ایک بڑی دقت یہ ہے۔ کہ تمام تاریخی اشعار میں ہیں۔ اور جو تاریخیں نثر میں ہیں۔ وہ انگریزی تاریخوں کے تراجم ہیں۔ اس کے بعد آپ نے بعض ایسی باتوں کا معقولانہ رد کیا۔ جو کہ باباجی کی طرف غلط طور پر منسوب کی جاتی ہیں۔ آپ نے باباجی کی مذہبی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا۔ کہ آپ شروع ہی سے خدا تعالےٰ کی محبت میں سرشار تھے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں مشرق و مغرب میں جگہ بجگہ پھرے اور عبادت کی۔ اور بالآخر خدا تعالیٰ کو پا لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کا دنیا میں پرچار شروع کر دیا۔ کہ جس کی وجہ سے آپ کو مخالفین کی طرف سے بڑی بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ تبلیغ نہایت ہی احسن طریق سے کرتے تھے۔ جس کے ثبوت میں گیانی صاحب نے کئی ایک واقعات بیان کئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد زیر صدارت مکرم محترم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم جناب ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب شاہد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غائت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ چونکہ دنیا خدا تعالےٰ کی ہستی کو بھول چکی تھی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اگرچہ کائنات عالم پر غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے۔ کہ یہ نظام خود بخود نہیں بلکہ اس کے بنانے والی کوئی ہستی ضرور ہے۔ مگر یہ یقین صرف ہونا چاہیئے تک محدود رہتا ہے۔ لیکن انا الموجود کا یقین اور ثبوت انبیاءؑ کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زندہ خدا کا قبل از وقت باتوں کے پورا ہونے سے اور تائید اور نصرت الٰہی سے ہی پتہ چل سکتا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت پر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بیان کیا۔ کہ دنیا کی ہر ایک قوم کا ہماری جماعت کے ساتھ تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تمام دنیا کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ کی غرض پوری ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ میں دنیا کے تمام متفرق لوگوں کو ایک جگہ پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔ جب آپ نے یہ دعویٰ کیا۔ تو تمام دنیا نے آپ کی مخالفت کی۔ مگر وہ خدا جس نے یہ پودا لگایا تھا۔ اس نے آج تک اس کی حفاظت کی۔ قادیان ایک گمنام بستی تھی۔ مگر آج دنیا کا کوئی حصہ احمدیت سے خالی نہیں۔ اور اس کے ثبوت میں فاضل مقرر نے بعض اخبارات کے بیانات سنائے۔ آپ نے بتایا۔ کہ جب کسی قوم کو یہ حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے ہٹا نہیں سکتی۔

اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے احمدیت کی اس سنہری تعلیم کو پیش کیا۔ کہ تم جس حکومت کے ماتحت رہتے ہو۔ اس کے قانون کی پابندی کرو۔ پس ایک احمدی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہماری جماعت دنیا کی تمام حکومتوں اور ملک کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے حکام کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اور باہر سے آنے والے اور غیر مسلم احباب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہمارے جلسہ کو نہایت اطمینان اور شوق سے سنا۔ پھر آپ نے آمدہ تاریں سنائیں۔ اور حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(بدر قادیان)

درخواست ہائے دعاء

(۱) حوالدار محمد عبد اللہ خاں صاحب کو مُنشی بعض احباب کی طرف سے اعانت الفضل کے طور پر تین روپے ارسال کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے ہاں ایک مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس سے قبل ان کا ایک بچہ فوت ہو گیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(۲) حکیم علی حسن صاحب ولد محمد حسن صاحب چک ۹۶ سرگودھا عرصہ دو ماہ سے میعادی بخار میں مبتلا ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ علی محمد دکان بی احمد اینڈ کمپنی سرگودھا

(۳) میری بیوی عرصہ سات ماہ سے سخت بیمار ہے جس سے از حد بے چینی اور پریشانی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماویں۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ وٹرنری اسسٹنٹ سرجن چک ۲۲۲ ج۔ب براستہ چنیوٹ ضلع لائلپور

ترکستان کے ساتھ روس کی اشتراکی حکومت کا سلوک

اسّی فیصدی پیداوار پر قبضہ، ضروریاتِ زندگی کی نایابی

(۲)

ترکستان میں روسی نوآبادیات

روس کے مقبوضہ ملک اور دوسری نوآبادیاتی طرز۔۔۔۔ استبداد میں بہت ہی نمایاں فرق ہے۔ روس ایک طرف وحشت اور بربریت سے مقبوضہ ممالک پر حکومت کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی طوقِ غلامی کے استمرار کے لئے مقبوضہ مملکت کے باشندوں کو کتمِ عدم میں پہنچاتا ہے۔ اور اسی جگہ اپنی قوم کو یا اپنے سے قریب تر نسل کو بسانے کے لئے ہر قسم کے بہیمانہ اور نارو ا ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ روسی مظالم ترکستان اور کریمیا میں پوری شدت کے ساتھ ایک طویل عرصہ سے جاری ہیں۔ ان کا اصل مقصد لوگوں کو مرعوب کرنا صرف لارڈ ایڈورڈ کو باقی رکھنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے ماتحت ہو رہا ہے۔ روس کی خصوصی اصطلاحات میں آباد کاری کا لفظ نہایت پر اسرار ہے مہذب دنیا میں آباد کاری جن معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کے بالکل برعکس روس میں اسے محض روسی نسل کے قوم پرستی کی ہوس ملک گیری کی تکمیل کا ایک ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ یعنی ترکستانیوں کی اجتماعی قوت کو درہم برہم کرنے کے لئے کسی علاقے کو منتخب کر لیا جاتا ہے اور پھر وہاں کے اصلی باشندوں کو عجیب و غریب الزامات عائد کر کے انہیں غیر آباد مقامات اور خوفناک جنگلات کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے اور ان کی جگہ روسی اور آرمنی نسل کے لوگوں کو بسا دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات اصلی باشندوں کے ساتھ اتنا وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ جس کا کسی دوسرے ملک میں تصور تک نہیں کیا جا سکتا! ان الزامات کی فہرست میں سوویٹ نظام سے عناد رکھنا، بغاوت اور روحانی تحریکوں سے تعلق رکھنا وغیرہ شامل ہیں ۱۹۳۰ء میں ترکستان میں ایک تحریک آزادی کا انکشاف ہوا۔ جس کی پاداش میں تقریباً بیس لاکھ ترکوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور جب دوسری جنگِ عظیم کے موقع پر کریمیا نے جرمن افواج کی یلغار کو دیکھتے ہوئے خودمختاری کا اعلان کر دیا تو ۱۹۴۴ء میں کریمیا کے لکھوکھا ترکوں کو کسی نامعلوم جگہ منتقل کر دیا گیا۔ اور ان کی متاع مملوکہ روسیوں اور آرمینیوں کے قبضہ میں دے دی گئی۔ پچھلے دنوں وزیر خارجہ برطانیہ نے "یو۔این۔او" میں بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔

روسی اپنی سنگینوں کے بل پر ترکستان میں اپنے منحوس پروگرام کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ تیسری جنگ عظیم سے پیشتر ترکستان کو پوری طرح روسی بستی بنا دیا جائے۔ مگر ترکستان بلکہ ساری دنیا کے مسلمان ان ذلیل خوابوں کو شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ۔

روسی عزائم روسی اخبارات میں شائع شدہ مندرجہ ذیل رپورٹ سے پوری طرح واضح ہو کر سامنے آجائیں گے۔ قزاغستان سکایا پراودا کی ۲۸ ۵۴ کے پرچہ میں رقمطراز ہے:۔

"سوویٹ گورنمنٹ مرکزی بیورو اور کمیونسٹ پارٹی کی شاخ قزاغستان نے اپنی ایک مشترکہ قرارداد میں حکم اجراء کئے ہیں۔ کہ قزاغستان کی خالی شدہ زمینوں پر روسیوں کو بسایا جائے۔ چنانچہ اس فرمان کے چند ماہ بعد نتیجہ کے طور پر قزاغستان میں ایک لاکھ چالیس ہزار روسی بسائے گئے ہیں اور ان کو وسیع پیمانہ پر پھیلانے کے ۵۰ جماعتیں تشکیل دی گئی ہیں"۔

اسی اخبار کی اشاعت مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء میں ایک اور مقالہ انہی روسی انجمنوں کی طرف سے شائع ہوا۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ:۔

"روسی لڑکیوں کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ وہ یہاں کے سبزہ زار اور دلکش فضا سے لطف اٹھائیں جلد جوق در جوق تشریف لائیں"۔

روسیوں کا یہ اقدام جس قدر خطرناک ہے اسی قدر رفتار میں تیز ہے یعنی روس کی استبدادی ہوس صرف ہمارے اوپر اپنی حکمرانی قائم رکھنا ہی نہیں بلکہ ان کے پلید ارادوں کا عملی منظر ہم نے قارئین کرام کی خدمت میں کھول کر رکھ دیا ہے کہ روسی ترکستان سے وہاں کے اصلی باشندوں کو ہر ممکن طریقہ سے مٹا کر ان کی جگہ روسی قزاقوں اور درندوں کو بسا کر مسلمانوں کے سلیم الطبع اجڑی آبادی کا خاتمہ کر کے ایشیا پر تسلط قائم کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔

خطرناک پلان

اب روسیوں نے اپنے ناپاک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مستقل طور پر پلان مرتب کیا ہے۔ اسی پلان کے نتیجہ میں نہ صرف ترکستان کے مسلم عوام کے انسانی حقوق ہمیشہ کے لئے سلب ہوتے چلے جائیں گے بلکہ ہر ممکن ان کی آبادی ختم کر کے روسی قوم کو آباد کیا جائیگا ہم ذیل میں قزاغستان کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی پانامرینکو کے جدید روسی منصوبہ پر پریس کو دیئے ہوئے ایک طویل بیان کے خلاصہ کا ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

"پانامرینکو (Panama Rinko) نے مرکزی قزاغستان "الماآتا" میں مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۴ء کو مندرجہ ذیل بیان ایک سرکاری منصوبہ پلان کے متن کے طور پر شائع کروایا ہے:۔

قزاغستان میں تین کروڑ ایکڑ کے قریب قابل زراعت زمینیں موجود ہیں۔ ان میں اب تک ایک کروڑ بیس لاکھ ایکڑ پر کاشت کی گئی ہے۔ اور سترہ کروڑ پچاس لاکھ ایکڑ زمین چراگاہ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اور اس چراگاہ میں کروڑوں مویشی پالنا ممکن ہے۔ اب اس پر آبادکاری کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں ۱۹۵۵ء کے اندر تین لاکھ سے ساٹھ لاکھ ہیکٹر تک اور زمین کا تیار کرنا اور آباد کرنا ہے۔ زمین ہی سے سالانہ تیس کروڑ من غلہ برآمد کرنا ہوگا۔

(پراودا استوکا ۱۸ مارچ ۱۹۵۴ء)

یہ آبادکاری روسیوں کے لئے ہے۔ جو ترکستان میں زبردستی بسائے جا رہے ہیں پچھلے سالوں میں یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ قزاغستان کے بہت سے اضلاع میں روسیوں کی آبادی ۳۵ فیصدی ہے۔ جس پر قزاق کمیونسٹوں کے ساتھ روسی کمیونسٹوں میں بہت طویل کشمکش جاری رہی۔ بالآخر مقامی کمیونسٹوں پر بغاوت کا الزام لگا کر اعدام کا حکم دیا گیا۔

سوویٹ گورنمنٹ سے عوام کی نفرت اور بے اطمینانی

روسیوں کی اس غاصبانہ پالیسی اور بربریت سے عوام ہر شعبۂ زندگی میں نالاں اور بے آرام ہیں اور سوویٹ گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے کہ عوام اور بالخصوص ترکستان کے مسلمان ایک لمحہ تک کے لئے روسیوں کا وجود دیکھنا پسند نہیں کرتے اور اس تاک میں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح آزادی کی راہ میں روس کے خلاف میدان کارزار گرم کیا جائے۔ اسی سے ۳۶ سال سے ترکستان اور ترکستانیوں پر ڈکٹیٹرشپ کے ذریعہ حکومت چلائی جا رہی ہے۔ عملے کو کام سے لگاؤ نہیں ہے۔ حکومت پر بداعتمادی کی وجہ سے آئے دن شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اور نتیجہ کے طور پر سرکاری نقصانات کی فہرستیں روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ذیل میں مثال کے طور پر ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔

"جمہوریہ ازبکستان میں کاٹن فیکٹریز میں ۱۹۵۳ء میں ایک کروڑ پچاس لاکھ روبل کا نقصان ہوا اور یہ نقصان کپاس کو مقررہ وقت پر سرکاری گوداموں میں نہ پہنچانے سے ہوا ہے۔ ملازموں کی طرف سے جواب یہ ہے کہ سرکاری پلان بہت سخت اور ناقابل عمل ہے اور پلان کی تعمیل کی مدت کم اور کام اس قدر زیادہ ہے کہ کسی صورت سے طاقت بشر سے اس کا انجام پانا ممکن نہیں ہے۔"

(پراودا واستاک مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۵۴ء)

نام نہاد جمہوریتیں اور ان کی حقیقت

روسیوں نے ترکستان کو پانچ جمہوریتوں میں تقسیم کر کے ترکستان کی وحدت ملی کو زبردستی تار تار کر دیا ہے۔ اور ان جمہوریتوں کے پروپیگنڈے سے باہر کے لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ جمہوریہ کا لفظ عموماً آزاد مملکت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن روس کے ان نام نہاد مسلم جمہوریتوں کی کچھ بھی حیثیت اور حقوق نہیں ہیں۔ ترکستان بہت ہی وسیع ملک ہے۔ جس کا رقبہ اور محلِ وقوع گزشتہ اشاعتوں میں دیا جا چکا ہے، پاکستان، ہندوستان اور افغانستان کے مجموعی رقبہ کے برابر ہے۔ بلکہ زیادہ۔ ترکستان کے باشندے ایک نسل، ایک زبان اور ایک مذہب کے ماننے والے ہیں۔ وہ ترکی نسل اور اسلام کے قدیمی فدائی ہیں۔ اشتراکی روس سے پیشتر زار کی استبدادی امارت میں تڑپ رہے تھے۔ یعنی ترکستانیوں نے زار کے خلاف تحریک آزادی جاری رکھی تھی۔ اور متعدد دفعہ بغاوتیں عمل میں آئیں زمانۂ روس کے زمانۂ استبداد میں بھی ایک ہی وائسرائے کے ذریعہ نظام حکومت کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔ ترکستان میں بلاشبہ ازبک، قزاق قرغیز، ترکمان اور تاجک کے نام پر ترک نسل کے مختلف قبائل موجود ہیں۔ لیکن ان میں کسی قسم کا اختلاف تمدن، تہذیب، زبان، عرف و عادات دین اور مذہب میں نہیں تھا نہ اب ہے۔ بلکہ ایک دوسرے سے معاملات زندگی۔ معاشرت تعلیم و صحافت میں بھی کوئی مغائرت نہیں ہے کہ ترجمان کی ضرورت پیش آئے۔ بلکہ ان قبائل کے آپس میں بیاہ شادی کا عام رواج ہے۔ ترکستان کے کسی خطہ میں زار جیسے فرقہ پرست حکمران کے زمانہ میں بھی ترکستانیوں کے اندر کسی قسم کا تفرقہ برپا نہیں ہوا۔ بلکہ بالشویک روس کی پیدا کردہ ایک لعنت ہے۔ بلاشبہ ان قبائل میں محاورہ اور لہجہ کا فرق ضرور ہے۔ لیکن یہ فرق دیہاتی اور شہری پہاڑی اور میدانی علاقوں میں فطرتاً ہوتی ہے۔ قبائل کے یہ نام محض خطابات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً ازبک، یہ ہلاکو خان کے زمانے کے ایک مسلم ترک آفیسر کا خطاب ہے۔ جس نے ہلاکو کے خلاف مسلمانوں کی حمایت میں اخوۃ اسلامی کا علم اٹھایا اور ترکستان میں جس قدر مسلم ترک تھے سب کو منظم کر کے اعلان جہاد کیا اور ہلاکو کو قتل کر کے ترک مسلم حکومت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام سلطان غیاث الدین محمد آذر بیگ خان تھا۔ ان کا دارالسلطنت آستراخان میں رہا تھا۔ آذر بیگ، جو کو کہتے ہیں۔ آذر بیگ خان کے حالات مفصل ابن بطوطہ کے سیاحت نامہ تاریخ وصاف میں ملاحظہ ہو۔ (باقی)

دعائے مغفرت

ہمشیرہ صاحبہ والدہ کرنل سردار محمد حیات خان صاحب آف کوٹ قیصرانی کا لاہور میں انتقال ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحومہ مغفورہ کی روح کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ مرحومہ کے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ وہ کامیاب زندگی بسر کریں اور ان کو روحانی ترقیات عطا ہوں

(خاکسار عبدالغفور خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

آئندہ ماہ کراچی اور لندن کے درمیان فضائی سروس شروع ہو جائیگی

کراچی ۱۳؍ جنوری۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کارپوریشن کے جنرل منیجر نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کارپوریشن کے قیام کو پاکستان میں فضائی ذرائع نقل و حمل کی ترقی کی راہ کا ایک بہت بڑا قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اب پاکستان میں فضائی ٹرانسپورٹ کا ایک ایسا ترقی یافتہ اور مالی اعتبار سے مضبوط سسٹم قائم ہو جائے گا۔ جس پر ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے۔ یہ کارپوریشن جو پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز اور اورینٹ ایرویز کے ادغام سے معرض وجود میں آئی ہے۔ ایک خود مختار تنظیم ہوگی جس کے نتیجہ پر اب کارپوریشن ہی ملک کی تمام فضائی سروسوں کے اہتمام کی ذمہ دار ہوگی۔ اور ہوائی جہازوں کے ساز و سامان ورکشاپوں نظم و نسق اور فنی ماہروں ایسی تمام سہولتیں صرف اسی کے لئے مخصوص ہوں گی۔ جہاں تک اندرون ملک کا تعلق ہے۔ کارپوریشن جلد ہی ان تمام راستوں کا انتظام سنبھال لے گی۔ جو اب تک پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز اور اورینٹ ایرویز کے پاس تھے۔ کارپوریشن ان راستوں پر موجودہ تعداد سے زیادہ ہوائی جہاز چلانے اور مزید شہروں کے لئے سروس کا انتظام کرنے کے علاوہ سروس کے معیار کی اصلاح کے لئے بھی فوری اقدام کرے گی۔ ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان سپر کانسٹیلیشن سروس عنقریب بڑھا کر ہفتے میں چار بار کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کارپوریشن جلد ہی لاہور کے راستے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان ہفتے میں دو سروسیں جاری کرے گی۔ اندرون ملک میں استعمال کئے جانے والے ڈی۔سی ۳ قسم کے طیاروں کی جگہ بہتر اور جدید قسم کے طیارے چلائے جائیں گے۔ اندرون ملک کے علاوہ کارپوریشن فروری ۱۹۵۵ء سے قاہرہ کے راستے کراچی اور لندن کے درمیان سپر کانسٹیلیشن سروس شروع کرے گی۔ شروع میں ہفتے میں صرف ایک سروس جاری کی جائے گی۔ لیکن بعد میں اس میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۵۵ء سے کراچی اور بمبئی کے درمیان کنویر طیاروں کی جو سروس شروع کی گئی ہے۔ وہ مزید کنویر طیاروں کی آمد پر اسے ہفتے میں چار بار سے بڑھا کر روزانہ کر دیا جائے گا۔

دوسرے بین الاقوامی راستوں پر سروسیں شروع کرنے کا انحصار مالی صورت حال پر ہوگا۔ کیونکہ بعض راستوں پر اخراجات نسبتاً زیادہ ہیں۔ ہمارا انتہائی نظریہ ہے کہ فضائی سفر کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ۔ آسان اور سستا کیا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کے پاس اس وقت دنیا کے بہترین اور آرام دہ تین سپر کانسٹیلیشن طیارے موجود ہیں۔ امید ہے کہ کارپوریشن ایسے شاندار ساز و سامان کی مدد سے اپنے مقصد میں بہت جلد کامیابی حاصل کرے گی۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۰/- تا ۱۲/- روپے۔ شکر ۱۱/- تا ۱۲/- چینی دیسی ۲۲/۸ تا ۳۲/- تودیہ ۵۷/- تا ۵۸/- روپے
تیل بنولہ ۵۵/- تا ۵۶/۰ تیل تلی ۷۵/- تا ۸۰/-
سرخ مرچ ۵۰/- تا ۵۵/- کالی مرچ ۳۷۰/- تا ۳۹۰/- الائچی دوڈہ ۲۹۰/- لونگ ۲۶۰/- الائچی خوردہ ۳۴/- سیر
ہلدی ۴۳/- تا ۴۶/۸ نمک ۲/۸ تا ۳/۰
دیسی گھی ۱۶۵/- تا ۱۷۰/- بناسپتی گھی ۸۸/- مَن
ماش ثابت ۱۰/- تا ۱۲/- مونگ ثابت ۸/۸ تا ۱۱/-
مسور ثابت ۹/- تا ۱۱/- چنے ۴/۲ تا ۷/۸
کابلی چنے ۹/- تا ۱۴/- گندم ۱۱/۸ آٹا ۱۱/۱۳
دیسی صابن ۴۰/- تا ۵۰/- روپے من

صرافہ سونا ۹۷/۸ تا ۹۸/۸ فی تولہ
پونڈ ۶۴/۸ چاندی ٹیکسالی ۱۴۵/- چاندی ۱۵۵/- تا ۱۵۹/- روپیہ تولہ۔

خشک میوہ۔ بادام ۵۵/- تا ۸۰/- روپے
سونگی ۴۸/- تا ۵۰/- چھوہارا ۲۰/- تا ۲۵/- "
کھوپرا ۸۵/- خوبانی ۳۸/- تا ۴۵/- "
اخروٹ ۱۲/- تا ۲۵/- پستہ ۱۰۴/-

بھارتی کرنسی نوٹ اور سونے کی برآمدگی

لاہور ۱۳؍ جنوری۔ یہاں واہگہ کے کسٹم کے حکام نے ایک بھارتی شہری مدن لال کے قبضہ سے ۱۵ سو روپے کی مالیت کے بھارتی کرنسی نوٹ اور پندرہ تولہ سونا برآمد کیا۔ کرنسی نوٹ اس کے جوتے کے تلے میں اور سونے کی ڈلی اس کی پگڑی میں بندھی ہوئی تھی۔ ملزم مدن لال اور اس کے ساتھی رنبیر کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

آسٹریلوی فوجیں ملایا جائیں گی

سنگاپور ۱۳؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کی کچھ فوج عنقریب ملایا پہنچ رہی ہے۔ جو کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے برطانوی فوجوں سے مل کر کام کرے گی۔

سزائے موت عمر قید میں بدل دی گئی

قاہرہ ۱۳؍ جنوری۔ مصر کی انقلابی کونسل نے گذشتہ [illegible] ۱۱ [illegible] ان تین کارکنوں کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی ہے۔ جنہیں اتوار کے روز فوجی عدالت نے سزائے موت دی تھی۔ اب تک ۲۶ افراد کو سزائے موت کا حکم دیا جا چکا ہے۔ لیکن صرف ۶ کو سزائے موت دی گئی ہے۔

۵۶ کروڑ کے سرمایہ سے مزید صنعتی منصوبے مکمل کئے جائینگے

کراچی ۱۳؍ جنوری۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی طرف سے ۱۹ ملیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں شکر، کاغذ، کاگتہ۔ سیمنٹ وغیرہ تیار ہو رہی ہے۔ سال رواں میں ان ملوں میں پٹ سن کی اشیاء اور اونی چیزیں بھی تیار ہونے لگیں گی۔ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کو قائم ہوئے آج پورے تین سال ہو چکے ہیں، کارپوریشن اب ۱۷ مزید ایسے منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔ جن پر ۵۶ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا ان منصوبوں میں پٹ سن، ریشمی دھاگہ اور نیوز پرنٹ بنانے والی فیکٹریاں فارم اور شکر سازی، ادویہ، رنگ، کیمیائی اجزا اور فولادی چادریں بنانے والے کارخانے بھی شامل ہیں۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی طرف سے قائم کردہ جن کارخانوں نے کام شروع کر دیا ہے اور جن میں کرنافلی پیپر ملز بھی شامل ہے۔ ان میں چھ پٹ سن کے کارخانے ہیں، دو اونی ملیں ہیں ایک سوتی مل ہے۔ اور ایک گندھک کا تیزاب بنانے کا پلانٹ ہے۔ ان کارخانوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ان مکمل منصوبوں پر کم و بیش ۷۵ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اس رقم میں ۶۶ کروڑ روپیہ خود کارپوریشن کا سرمایہ ہے۔ ۱۸ کروڑ روپیہ نجی سرمایہ ہے۔ ۷ کروڑ بیرونی امداد اور پانچ کروڑ عالمی بنک کا قرضہ شامل ہے۔

ان کارخانوں کے کام شروع کر دینے کے بعد ان کی پیداوار سے پاکستان کی ضروریات کی کسی حد تک کفالت ہونے لگی ہے۔ اگلے سال پاکستان کا ایک بہت بڑا منصوبہ یعنی داؤد خیل کا مصنوعی کھاد تیار کرنے والا کارخانہ کام شروع کر دے گا۔ علاوہ ازیں پنجاب کے لئے سوئی گیس کا منصوبہ بھی زیر تعمیر ہوگا۔ یہ دونوں منصوبے آئندہ تین سال میں مکمل ہو جائیں گے۔

دیسی روئی کے نرخوں میں دو روپے فی من کمی

کراچی ۱۳؍ جنوری۔ کل یہاں کاٹن مارکیٹ میں دیسی روئی کے نرخوں میں دو روپے فی من کمی ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ عالمی منڈیوں میں دیسی کپاس اور روئی کی ارزانی بیان کی جاتی ہے۔ آج نرخ حسب ذیل رہے۔

این۔ ٹی آر (کھلی) ۷۷۰۰ بند ۷۷۱۰
فروری مارچ کے سودے دو آنے کم پر ہوئے
سندھ دیسی ۷۰۰ پنجاب ۷۵۸ بہاولپور [illegible] ساجن [illegible] ایل ایس ایس آر ۷۷ ساجن ۸۱۰ این ٹی آر ۸۷۰ ساجن ۸۲۰ ۲۸۹ الف آر ۸۰۸ ساجن ۸۴ روپے

ڈاکٹر خانصاحب کا دورہ مشرقی بنگال

ڈھاکہ ۱۳؍ جنوری۔ پاکستان کے وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب نے جو ان دنوں مشرقی بنگال کا دس روزہ دورہ کر رہے ہیں۔ کل ڈھاکہ کو کشیڈ کا معائنہ کیا اور بعد میں موصوف بذریعہ نرائن گنج روانہ ہو گئے۔ جہاں نرائن گنج ریلوے اسٹیشن کا بھی معائنہ کیا۔ ڈاکٹر خانصاحب نے واپسی پر ڈھاکہ میں زیر تعمیر فارن پوسٹ آفس کی عمارت بھی دیکھی شام کو موصوف بذریعہ ٹرین سلہٹ روانہ ہو گئے

بیرونی ممالک میں لنکا کی نمائندگی

کولمبو ۱۳؍ جنوری۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلے والا نے کل یہاں لنکا کے ایوان زیریں میں بتایا ہے کہ بیرونی ممالک میں لنکا کی سفارتی نمائندگی بہت ناقص ہے۔ اور اصلاح طلب ہے۔ آپ نے یہ نظریہ اپنے ۱۵ روزہ عالمی دورہ کے بعد قائم کیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ لنکا نے عالمی معاملات میں جو اہمیت حاصل کی وہ اس امر کی متقاضی ہے کہ دوسرے ممالک میں اس کی نمائندگی بہت بہتر طریقہ پر ہو۔

فلسطین کا مسئلہ ادارہ اقوام متحدہ ہی حل کر سکتا ہے

قاہرہ ۱۳؍ جنوری۔ برطانیہ کے مشہور صحافی ویرن بارنیٹ نے پریس کانفرنس سے مخاطب کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ فلسطین کا مسئلہ اقوام متحدہ ہی حل کر سکتی ہے۔

برطانیہ کے سفارتی نمائندوں کی کانفرنس

سنگاپور ۱۳؍ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فروری کے اواخر میں مشرقی ایشیا کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے فوراً بعد جو بنکاک میں منعقد ہو رہی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں برطانیہ کے سفیروں کا اجلاس منعقد ہوگا اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس اجلاس میں بیرونی ممالک کے وزراء سفراء اور دوسرے نمائندے معمول کے مطابق مسائل پر بات چیت کریں گے۔ اس اجلاس میں برطانوی وزیر خارجہ سر انتھونی ایڈن بھی شریک ہوں گے۔

اقتصادی کمیشن کا آئندہ اجلاس جاپان میں ہوگا

ہانگ کانگ ۱۳؍ جنوری۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا اور مشرق بعید کی کانفرنس نے آج یہاں جاپان کی درخواست قبول کر لی ہے کہ کمیشن کا آئندہ اجلاس ۱۹۵۶ء کے موسم بہار میں جاپان میں منعقد کیا جائے۔ کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کمیشن کے سیکرٹریٹ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جاپان سے بات چیت کر کے آئندہ کانفرنس کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کرے۔

برطانیہ عربوں کو مغربی اقوام کے دفاع سے وابستہ کرنا چاہتا ہے

کراچی ۱۳ جنوری - برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن بنکاک میں سیٹو کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد لنڈن واپس جاتے ہوئے مارچ میں تین دن پاکستان میں قیام کریں گے۔ خیال ہے کہ وہ آج کراچی پہنچیں گے

لنڈن کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر ایڈن کراچی کے بعد ترکیہ رہنماؤں سے بات چیت کرنے کے بعد انقرہ بھی جائیں گے۔ وہ انقرہ ۱۷ مارچ کو پہنچیں گے

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ انقرہ میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور ترکیہ کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس اور اس کے درمیان عرب ممالک اور مشرق وسطےٰ کے دفاع سے متعلق بات چیت ہوگی۔ عدنان مندریس اور اس کے وزیر خارجہ فواد کوپرولو کا عرب ممالک کا حالیہ دورہ ہمسایہ عرب ممالک سے ترکیہ سے تعاون کے بارہ میں ہے۔ تقریباً دو ماہ تک ترکی رہنما قاہرہ بھی جائیں گے۔ برطانیہ ابھی تک عرب اقوام کو مشرق وسطےٰ میں مغربی دفاع کے ساتھ ملانے کا خواہاں ہے۔ اور یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ عرب ممالک کو پاک ترکیہ معاہدہ میں شامل کر دیا جائے۔

لیکن عرب ممالک میں ابھی تک اس کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ سیاسی مبصرین نے یہ توقع بھی ظاہر کی ہے کہ سر انتھونی ایڈن ترکیہ جاتے ہوئے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال ناصر سے مشرق وسطےٰ کے ممالک سے متعلق بات چیت کریں گے۔

پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی ملاقات

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ باخبر حلقوں نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی ملاقات غالباً مارچ کے تیسرے ہفتہ میں ہوگی۔

انہوں نے دوبارہ کہا کہ بہت ممکن ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر محمد علی کو گفتگو کے لئے دہلی آنے کے لئے کہیں۔ کیونکہ وہ بھارتی پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کی وجہ سے بہت مصروف ہوں گے۔ جو کہ ۲۰ فروری سے شروع ہو کر ۲۹ اپریل تک جاری رہے گا۔

ملاقات تو مارچ کے شروع میں ہو سکتی تھی۔ لیکن برطانیہ کے وزیر خارجہ سر انتھونی ایڈن کے دورہ دہلی کی وجہ سے نہ ہو سکے گی۔ ایڈن ۱۰ مارچ کو دہلی پہنچیں گے اور ۱۲ تاریخ تک قیام کریں گے۔

ان حلقوں کے پاس جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان نے رہبر کمیٹی کے ممبر منتخب کر دئے ہیں یہ کمیٹی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے اے رحیم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ م وزارت خارجہ کے جائنٹ سیکرٹری اور تعلقات دولت مشترکہ کے انچارج مسٹر بیگ اور وزارت خزانہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر مظفر پر مشتمل ہے۔

حکومت بھارت نے ابھی تک اپنی رہبر کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان نہیں کیا ہے۔ لیکن خیال ہے کہ جلد ہی وہ بھی کر دے گی۔ ع م

مولوی تمیز الدین کی درخواست کی سماعت

کراچی ۱۳ جنوری گورنر جنرل کے ۲۴ اکتوبر گذشتہ کے اعلان کے خلاف اجرائے پروانہ کے لئے مولوی تمیز الدین خاں کی درخواست کی سماعت سندھ چیف کورٹ کے چار ججوں کی فل بنچ میں پھر ہوئی۔ چیف جج مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن نے اجلاس کی صدارت کی۔

اپنے دلائل کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے کہا کہ دستور ساز اسمبلی جب مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرتی تھی اور اپنے منظور کئے ہوئے بل گورنر جنرل کو توثیق کے لئے پیش کرتی تھی تو یہ کارروائی قانون حکومت کی دفعہ ۳۲ کے ماتحت ہوتی تھی۔ قانون خودمختاری کی دفعہ ۶ (۳) کے تحت نہیں۔ اس بارے میں دفعہ ۳۲ میں بہت جامع کہی گئی ہے۔

قانون خودمختاری کی دفعات ۶ (۳) اور ۸ کا قانون حکومت ہند کی دفعہ ۳۲ کا ذکر کرتے ہوئے ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ گورنر جنرل کو توثیق کا مکمل اختیار دیا گیا ہے۔ اگر یہ اختیار دستور ساز اسمبلی کے قانون سازی کے اجلاس تک محدود تھا۔ تو دفعہ ۸ (۲) (ای) کافی تھی۔

جہاں تک وفاقی مجلس قانون ساز کے کام کا تعلق ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ کو اس حقیقت کا علم ہے کہ قانون حکومت ہند میں توثیق سے متعلق دفعہ ۳۲ کے کنٹرول اور تحدید کی گنجائش موجود ہے۔

اس صورت میں قانون خودمختاری ہند میں دفعہ ۶ (۳) کے شمول کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ جس نے گورنر جنرل کو توثیق کا مکمل اختیار دیا ہے۔

مسٹر فیاض علی کے دلائل جاری تھے کہ عدالت کا اجلاس برخاست ہو گیا۔

کراچی ۱۳ جنوری - مرکزی وزیر سردار ممتاز علی خاں کو وزارت اطلاعات و نشریات کا عہدہ دیا گیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد یہ آٹھویں وزیر اطلاعات و نشریات ہیں۔

(د) بھارت نے ۹۰ امور پر مشتمل ایک فہرست حکومت پاکستان کو بھیجی ہے۔ جن پر رہبر کمیٹیاں غور کریں گی توقع ہے کہ ایسی ہی فہرست پاکستان بھی بھارت کو بھیجے گا۔

باخبر حلقوں کو یقین ہے کہ ان میں سے ۷۵ امور پر رہبر کمیٹیاں غور کریں گی اور سفارتی ذرائع سے حل تصفیہ کیا جائے گا اور باقی سرکاری اور وزارتی سطح پر حل کئے جائیں گے۔

کمیونسٹ چین امریکی ہوابازوں کو رہا کر دے گا؟

نیویارک ۱۳ جنوری کمیونسٹ ذرائع کی جانب سے یہ عندیہ ظاہر ہونے پر کہ جن امریکیوں کو جاسوسی کے الزام میں چین نے قید کر رکھا ہے انہیں جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ یہ توقعات پیدا ہو گئی ہیں کہ چین میں مسٹر ہیمر شولڈ کا مشن کامیاب ہوگا۔ یہ عندیہ کمیونسٹ بلاک کے ایک سفارتی نمائندے نے ظاہر کیا ہے۔ اس کے بیان کے مطابق قیدیوں کو دو گروہوں میں رہا کیا جائیگا پہلے چھوٹے جاسوسوں کو پھر ان کے لیڈروں کو ادھر اقوام متحدہ کے حلقے مسٹر ہیمر شولڈ کی مراجعت تک مکمل سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ آج ٹوکیو سے نیویارک روانہ ہو چکے ہیں۔ اور وہاں پیکنگ کی بات چیت بابت انہوں نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا تھا۔

امبیدکر بدھ مت قبول کرلیں گے؟

بمبئی ۱۳ جنوری - بھارت کے ہریجن لیڈر ڈاکٹر بی آر امبیدکر نے کہا ہے کہ بدھ مت کے مبلغوں کی تربیت کے لئے بنگلور میں ایک ادارہ قائم کیا جائیگا جس میں چین جاپان۔ برما اور امریکہ کے پروفیسر کام کریں گے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے جلد ہی بدھ مت قبول کر لینے کے ارادے کا اعلان کیا ہے۔

بھارت اور امریکہ میں معاہدہ دوستی کی گفت و شنید

واشنگٹن ۱۳ جنوری سفارتی حلقوں نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان دوستی کے ایک معاہدہ کے لئے گفت و شنید شروع کر دی جائے گی۔ جس کے تحت تجارت اور جہاز رانی کے موجودہ مراعات میں ترمیم کر دی جائے گی۔

اس معاہدے کے لئے چھ سال قبل گفتگو شروع کی گئی تھی۔ اور دوستی نیز باہمی تنازعات کے پرامن تصفیہ سے متعلق دفعہ پر اتفاق رائے ہو گیا تھا لیکن تجارت اور جہاز رانی کے بارے میں اختلاف رائے کے باعث معاہدے کی تکمیل نہیں ہو سکی۔

~ ~ ~ ~ ~ ~ ~ ~ ~ ~

— قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں!
— چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!
— وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں!!!

پنڈت نہرو کی جانب سے ایک غیر ملکی خبر ایجنسی کی اطلاع کی تردید

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ انہوں نے ۲۴ دسمبر کو کانگریس پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں یہ نہیں کہا تھا کہ پاکستان سے جنگ ناممکن نہیں ہے

پنڈت نہرو نے کل ایک اخباری بیان میں ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی مذکورہ بالا اطلاع کی جو پاکستانی اخبارات میں شائع ہوئی تھی تردید کی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ میرے ذہن میں یہ بات پوری طرح صاف ہے اور میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا اب کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔

آئندہ مسلم لیگ کا چیئرمین سرکاری عہدہ قبول نہیں کریگا

سات صوبائی مسلم لیگوں کی مجالس عاملہ کا مشترک فیصلہ

پشاور ۱۳ جنوری۔ سات صوبائی مسلم لیگوں کی مجالس عاملہ کا دو روزہ مشترک اجلاس ختم ہو گیا۔ اس میں ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کی مسلم لیگ کے صدر کو چیئرمین کہا جائے گا اور جو شخص اس عہدے پر فائز ہوگا۔ وہ کسی وزارت، گورنری یا سربراہ مملکت کا عہدہ قبول نہیں کر سکے گا اور نہ ہی وہ اپنے عہدے کے دوران میں یا اس کے دو سال بعد تک مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کسی صوبائی یا مرکزی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکے گا۔

یہ قرارداد ۲۶ ووٹوں کے مقابلے میں ۴۴ ووٹوں سے منظور کی گئی۔ اس قرارداد پر کافی گرماگرم بحث کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ آخری منظوری کے لئے یہ قرارداد الگ الگ صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کی جائے گی

اجلاس میاں جر ملک فیروز خاں نون گورنر کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ آج ۲ دوسری قراردادیں منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ مجالس عاملہ کا آئندہ مشترک اجلاس مارچ کے مہینے میں بہاولپور میں ہوگا۔ یہ مجالس عاملہ اپنے اجلاس اس وقت تک منعقد کرتی رہیں گی جب تک مغربی پاکستان مسلم لیگ کی ایک یونٹ مسلم لیگ کے انتخابات کے بعد ایک مجلس عاملہ نہیں بن جاتی۔

کراچی ۱۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم رابرٹ مینزیز مارچ میں پاکستان کے تین روزہ سرکاری دورے پر پاکستان آ رہے ہیں۔ وہ ۱۲ مارچ کو کراچی پہنچیں گے۔